RED. E.P.No 861
رجسٹرڈ ای۔ پی نمبر ۸۶۱

جلد ۴ || ۲۱ تبوک ۱۳۳۴ ہش ۔ ۳ رجب ۱۳۷۵ھ مطابق ۲۱ ستمبر ۱۹۵۵ء || نمبر ۳۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاعات

کراچی ۔ ۱۰ ستمبر۔ الحمد للہ حضرت اقدس نے آج ظہر و عصر کی نماز پڑھائی اور اپنے خدام کے ساتھ تشریف رکھ کر ایک گھنٹہ تک گفتگو فرماتے رہے۔ صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

۹ ستمبر۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج احمدیہ ہال میں جمعہ کی نماز پڑھائی اور ۴۵ منٹ تک خطبہ دیا۔ جو زیادہ تر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان پیشگوئیوں کے متعلق تھا جو حضور کے اس سفر یورپ کے تعلق میں اشاعتِ اسلام کے بارہ میں تھیں حضور نے خطبہ میں فرمایا کہ اب مغربی ممالک میں اسلام کی طرف واضح رجحانات پیدا ہو رہے ہیں۔ فصل تیار ہو رہی ہے اب صرف فصل کاٹنے کی ضرورت ہے۔ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کر رہی ہے۔

۱۰ ستمبر۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ شام کو کچھ تھکان اور کوفت محسوس کی مگر آج طبیعت بحال ہے۔

۱۱ ستمبر۔ حضور خیریت سے ہیں اور عام صحت ترقی کر رہی ہے۔

۱۲ ستمبر۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خدا کے فضل سے بخیریت ہیں حضور نے ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی۔ اور خدام میں تقریباً ۴۵ منٹ تک تشریف رکھ کر گفتگو فرماتے رہے۔

کراچی۔ ۱۴ ستمبر۔ الحمد للہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ مرزا مبارک احمد صاحب اور ان کے ساتھی کی پارٹی آج بخیریت کراچی پہنچ گئی ہے۔

۱۵ ستمبر۔ آج صبح نو بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہاکس بے تشریف لے گئے۔ اور جماعت کراچی کو بھی دعوت دی اور شام تک وہاں قیام کیا اور تقریباً سارا دن جماعت اور مہمانوں میں تشریف فرما رہے۔ نمازیں پڑھائیں حضور کی صحت ترقی کر رہی ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

جماعت اسلامی کی متضاد پالیسی

بنگلور میں نمائندہ مرکز جماعت اسلامی ہند مولانا حامد حسین صاحب نے جو بعض سوالات کے جواب دیئے ہیں وہ مع سوالات درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

سوال ۔ پارلیمنٹری سیاست میں حصہ لینے کی بابت جماعت کا کیا رویہ ہے؟

جواب۔ جماعت اپنے ہر کام کو اسلام ہی کا پابند رکھنا چاہتی ہے۔ سیاست چونکہ اسلام کا محض شعبہ ہی نہیں بلکہ اسلام کی تابع ہے۔ اس لئے جماعت کی پالیسی یہ ہے کہ وہ ہر اس سیاست سے علیحدہ ہے۔ جس میں خدا کے اقتدار کو تسلیم نہ کیا جاتا ہو اور اسکو قانون ساز نہ مانا جاتا ہو۔ موجودہ پارلیمنٹری سیاست اسلام کی پیش کردہ سیاست سے بنیادی طور پر مختلف ہے۔ اسلئے حصہ لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سوال ۔ کیا سیاست میں حصہ نہ لینے کی وجہ سے مسلمانوں کو نقصان نہیں پہنچے گا؟

جواب ۔ آپ مسلمانوں کو ایک قوم تصور کر کے یہ سوال کر رہے ہیں۔ اگر آپ مسلمانوں کو ایک ایسی جماعت تصور فرمائیں جس کا مقصد دین حق کو قائم کرنا ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے اس کو اپنی جماعتی سیرت و کردار کی تعمیر کرنی ہے تو کیا اس طرح کی کوشش خود ہی تعمیری سیاست نہیں ہے؟ کیا اس تعمیری سیاست سے فائدہ ہی نہیں ہو گا چہ جائیکہ نقصان؟

سوال ۔ کیا آپ پارلیمنٹری سیاست سے کوئی تعلق ہی نہیں رکھنا چاہئے؟

جواب ...... اسلام ہی نے سب سے پہلے شورائی یا پارلیمنٹری سیاست کا اصول پیش کیا ہے۔ اور تجربہ کر چکا ہے۔ ہمیں صرف موجودہ پارلیمنٹری سیاست سے اختلاف ہے۔ اگر ہم اس ملک میں ایک مثالی اسلامی معاشرہ بنانے میں کامیاب ہو جائیں اور ساتھ ہی غیر مسلم رائے عام کو اسلام کے حق میں ہموار کر سکیں تو کسی مناسب مرحلہ پر اس بنیاد پر پارلیمنٹری سیاست میں حصہ لیا جا سکتا ہے کہ ملک کا نظام کیا ہو۔ اس مرحلہ پر ہمارا اصول اپنی جگہ برقرار رہتا ہے"۔

(سہ روزہ دعوت دہلی بابت ۹/۵۵ ۵)

بالفاظ دیگر اسلامی جماعت کا طریق کار یہ ہے کہ جبکہ ان کے نزدیک مسلمانوں کی اکثریت "صالح" نہیں رہی۔ دین تو ہاتھ سے گیا۔ اب دنیا بھی ان کو اپنے ہاتھوں تباہ کر دینی چاہئے اور حکومت میں شریکِ کار نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ بھارت میں سیکولر حکومت ہے جو جمہوریت ہے۔ اور جمہوریت کے کام میں جو جماعت شریک نہ ہو گی لازماً اسکے حقوق تلف ہوں گے اور وہ ان کو محفوظ نہ کر سکے گی۔ سو جماعت کا یہ طریق کار نہایت ہی نقصان دہ بلکہ نتیجۃً اسلام دشمنی کے مترادف ہے۔

اسلامی جماعت کے نزدیک کسی اسلامی ملک میں مسلمانوں کی اکثریت "صالح" نہیں۔ اس لئے کیا مسلمان یہ طریق اختیار کریں کہ حکومت سے تعاون نہ کریں۔ ملازمتوں سے اجتناب کریں۔ فوجوں میں بھرتی نہ ہوں۔ پارلیمنٹری سیاست سے اجتناب کریں۔ گویا کہ اسلامی ممالک کی بری بحری اور ہوائی سب فوجوں اور ملازمتوں میں غیر مسلم اقلیتیں قابض ہو جائیں اور چشم زدن میں اکثریت کے باوجود حکومت سے محروم ہو جائیں۔

نہ صرف یہی بلکہ غیر اسلامی ممالک میں تو اسلامی جماعت کے طریق کے مطابق مسلمانوں کو قطعاً ملازمتوں سے اجتناب کرنا چاہیئے اور پارلیمنٹری سیاست سے الگ رہیں تو گویا موجودہ زمانہ میں مسلمان نہ اسلامی ممالک میں اور نہ غیر اسلامی میں پارلیمنٹری سیاست میں شریک ہوں۔ جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ بھیڑ بکریوں کی طرح شمار ہوں گے۔ ان کی کوئی آواز نہ ہو گی نہ اثر و رسوخ ہو گا۔ حالانکہ کسے یہ معلوم نہیں کہ پارلیمنٹری سیاست میں اسمبلیوں اور پارلیمنٹوں میں سمجھدار طبقہ باوجود اقلیت میں ہونے کے سارے ہاؤس کی رائے پر اثر ڈال سکتا ہے یا کم از کم اکثریت کو یہ احساس رہتا ہے کہ اتنی تعداد مخالف پارٹی کی ہے۔ ہم سوچ سمجھ کر قانون بنائیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ہیں اور دکھانے کے اور۔ اور کہنے کو جماعت اسلامی کہتی ہے کہ

"ہمارا طریقِ کار خالص آئینی امن پسندانہ اور جمہوری ہے"۔ (حوالہ مذکور ۵)

ورنہ ان کی حالت اس اژدہا کی سی ہے جو چپ چاپ بیٹھتا ہے تا سمجھا جائے کہ اس کی پالیسی مصالحانہ ہے۔ لیکن دشمن پر دفعۃً حملہ آور ہو کر اسے نگل جائے۔ چنانچہ مولانا مودودی واشگاف طور پر کہہ چکے ہیں کہ صالحین کی جماعت مبلغین کی جماعت نہیں بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے جب موقعہ ملے حکومت پر قبضہ کرلیں۔ کیا ایسے اقوال کے ہوتے ہوئے یہ کس طرح تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ جماعت اسلامی کا طریق کار خالص آئینی امن پسندانہ اور جمہوری ہے؟

کلام امام الزمان

بدظنی

"میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوء ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تاکہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجے سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنیوالا ہے اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

پس یاد رکھو کہ بدظنی کا انجام جہنم ہے۔ اس کو معمولی مرض نہ سمجھو۔ بدظنی سے ناامیدی ناامیدی سے جرائم اور جرائم سے جہنم ملتا ہے۔ بدظنی صدق کی جڑ کاٹنے والی چیز ہے۔ اس لئے تم اس سے بچو اور صدیق کے کمالات حاصل کرنے کیلئے دعائیں کرو"۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ)

سیلاب زدگان کی امداد کیلئے
جماعت سونگڑہ کی حکومت کو پیشکش

صوبہ اڑیسہ میں جس قدر ہولناک سیلاب آیا ہے۔ کسی سے مخفی نہیں۔ محترم سید صلاح الدین احمد صاحب نے جناب وزیر اعلیٰ صاحب صوبہ کی خدمت میں پچاس احمدی مرد خدمت کے لئے دینے کی پیشکش کی ہے۔

ملک صلاح الدین ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

مکرم چوہدری خلیل احمد ناصر مبلغ انچارج امریکہ کی بمبئی میں تشریف آوری

(از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج مبلغ بمبئی)

مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ انچارج امریکہ مورخہ ۱۱ ستمبر کو بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے بمبئی تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ آپ کے اہل وعیال بھی تھے۔ سانتا کروز ایرپورٹ پر خاکسار نے جماعت احمدیہ بمبئی کے افراد کے ہمراہ مکرم چوہدری صاحب موصوف کا استقبال کیا اور پھولوں کے ہار پہنائے۔ بعد ازاں بذریعہ کار چوہدری صاحب موصوف "الحق دار التبلیغ" میں تشریف لائے۔ اور احباب جماعت سے ملاقات فرمائی۔ چونکہ آپ صرف چند یوم کے لئے ہندوستان تشریف لائے تھے۔ اسلئے آپ اپنے رشتہ داروں کو ملنے کے لئے اسی روز بذریعہ مدراس میل حیدرآباد دکن کے لئے روانہ ہو گئے۔ احباب جماعت کی معیت میں اسٹیشن پر آپ کو الوداع کہا گیا۔ اگرچہ آپ کا قیام بمبئی میں صرف چند گھنٹوں کا تھا۔ تاہم آپ احباب جماعت کو اپنی تبلیغی سرگرمیوں کی رپورٹ سے محظوظ فرماتے رہے۔

ایک احمدی نوجوان کی جھنگ میں تقریر

احباب حضرت حکیم فضل الرحمن صاحب مرحوم کے ہمشیرزادہ احمدی نوجوان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب پی ایچ ڈی سے شناسا ہیں جو میٹرک سے ایم۔ اے تک پنجاب یونیورسٹی میں ریکارڈ توڑتے رہے اور پھر گورنمنٹ کالج لاہور میں شعبہ ریاضی کے صدر رہے۔ اب آپ مجلس اقوام کی Conference on Peaceful uses of Atomic Energy Geneva کے سائنٹیفک سیکرٹری ہیں اور دو ماہ کی رخصت پر اپنے وطن جھنگ آئے ہوئے ہیں۔ ۹ ستمبر کو ڈسٹرکٹ بورڈ ہال میں آپ نے اعلیٰ حکام اور اعلیٰ طبقہ کے ایک اجتماع میں انگریزی میں دلچسپ اور معلومات سے پُر تقریر میں بتایا کہ ایٹم جو کہ اب تک دنیا میں ایک بھیانک اور تباہ کن شکل میں ظاہر ہوا ہے۔ کس طرح اب سائنسدان اسے بنی نوع انسان کیلئے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کیلئے کوشاں ہیں اور ایٹم مستقبل میں نہایت قلیل عرصہ میں کوئلہ اور تیل کی جگہ لے لیگی۔ روزنامہ ملت نے بھی اس بارہ میں ایک تفصیلی خبر شائع کی ہے۔

کلام سید الانامؐ

(۱) حضرت سہل بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے اونٹ کے پاس سے گذرے جس کی پیٹھ پیٹ سے لگی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ لوگو! ان بے زبان جانوروں کے مارنے میں اللہ تعالیٰ کا خوف کرو۔ اگر سوار ہونا ہے تو بھی جانوروں کی حالت اچھی رکھو اگر کھانے والا جانور ہے تو بھی اچھی طرح رکھو (ابو داؤد)

(۲) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ جب کسی پڑاؤ پر اترتے تو ہم نماز پیچھے پڑھتے تھے پہلے ہم جانوروں سے کاٹھیاں وغیرہ اتار کر ان کو آرام کے لئے چھوڑ دیتے تھے (ابو داؤد)

(۳) حضرت کعب بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے مسجد میں جاتے اور اس میں دو رکعت نماز پڑھتے (بخاری)

تاریخہائے وفات رفتگان

(از مکرم قاضی محمد ظہور الدین اکمل لاہور)

گذشتہ ہفتہ دو قابل قدر ہستیاں ہم سے رخصت ہوئیں ان کی یادگار کے طور پر مندرجہ ذیل تاریخہائے وفات ارتجالاً کہی ہیں:-

(۱)

شنیدم کہ "آسان" رحلت نمود
محمد حسن دہلوی اسم بود

خوشا مرد خوش گو و آزادہ رد
بہ زہد و ورع در جہات سعود

جہاجر کہ اولاد و مال و وطن
نثار رہ احمدیت نمود

دعا کردم اکمل کہ "مغفور باد"
ہمیں است سالش بہ جنت ورود

۱۳۳۴ھ

(۲)

ا۔ "ہائے فضل الرحمان حکیم" ہجری شمسی ۱۳۳۴ھ
۲۔ "فضل الرحمان حکیم چل دیے" قمری ہجری ۱۳۷۵ھ

اول الذکر کے چار تعلیم یافتہ بیٹے واقفان زندگی ہیں۔ دوسرے کا بیاہ مبلغ ربیع صدی مغربی افریقہ میں گذارا ہے۔ رضی اللہ عنہما۔ اکمل عفی عنہ۔

ہم دیتے وقت حوالہ دیا جائے (۲) اخبار بدر کیلئے نئے خریدار بہم پہنچانے کی کوشش زیادہ سے زیادہ خریدار مہیا کرنے والوں کی فہرست دعا کے لئے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

اخبار احمدیہ

لاہور۔ ۱۱ ستمبر۔ یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے بڑے بھائی مکرم شیخ نذیر احمد صاحب وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اخلاص سے سلسلہ کے کاموں میں حصہ لینے والے تھے عرصہ تک جماعت سیالکوٹ چھاؤنی کے صدر رہے۔ احباب مرحوم کی مغفرت اور رفع درجات اور آقا رب کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ ۱۴ ستمبر الحمد للہ کہ یورپ سے واپسی کے بعد سیدہ ام وسیم صاحبہ (حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ) کراچی سے بمعیت صاحبزادگان مرزا خلیل احمد صاحب۔ مرزا نعیم احمد صاحب۔ مرزا حنیف احمد صاحب۔ مرزا رفیق احمد صاحب بخیریت وارد ربوہ ہوئیں۔ افراد خاندان حضرت مسیح موعودؑ ناظر صاحبان انجمن ووکلاء صاحبان تحریک جدید اور اہل ربوہ اور مستورات نے کثیر تعداد میں سٹیشن پر استقبال کیا۔ اس طویل جدائی کے بعد صاحبزادگان کے دل بھی واپسی کی خوشی میں سرور سے معمور تھے۔ اور اہل ربوہ کے بھی جنہوں نے صاحبزادگان سے نہایت گرمجوشی سے مصافحہ ومعانقہ کیا۔

قادیان۔ ۱۵ ستمبر آج دس بجے کی گاڑی سے مکرم مولوی عبدالرحمان صاحب جٹ ناظر اعلیٰ وامیر مقامی اور مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلسلہ کے بعض ضروری کاموں کے لئے بنگال وبہار کے لئے روانہ ہوئے۔ ہر دو حضرات کی غیر حاضری میں مکرم حکیم خلیل احمد صاحب قائم مقام ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ہوں گے اور مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بطور ناظر دعوت وتبلیغ کام کریں گے۔ قادیان سے روانگی کے وقت اجتماعی دعا ہوئی۔

قادیان ۱۹ ستمبر۔ ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش قادیان کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

زائرین مندرجہ ذیل احباب قادیان تشریف لائے:-
(۱) ۲ ستمبر۔ ربوہ سے بابو محمد اسمٰعیل صاحب معتبر (چچا افتخار احمد صاحب اشرف) (۲) ۲ ستمبر۔ لاہور سے قریشی محمد احمد صاحب ومحترمہ آمنہ خاتون صاحبہ (از اقارب مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب امیر مقامی) سیالکوٹ سے عبدالرشید صاحب بھٹی (از اقارب محمد ابراہیم صاحب ٹیلر) (۳) ۴ ستمبر۔ ضلع لائلپور سے محمد خان صاحب (۴) ۶ ستمبر۔ ضلع ملتان سے بشیر احمد خان صاحب۔ احمد نگر (جھنگ) سے مستری ناصر احمد صاحب (برادر نسبتی مستری محمد دین صاحب) (۵) ۷ ستمبر ربوہ سے شیخ محبوب عالم صاحب خالد لیکچرار تعلیم الاسلام کالج (۶) ۸ ستمبر۔ ربوہ سے عطاء الرحمن صاحب (پسر فضل الرحمن صاحب) (۷) ۱۰ ستمبر۔ راولپنڈی سے محترمہ اقبال بیگم صاحبہ (از اقارب مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز) (۸) ۱۱ ستمبر ضلع سرگودہا سے حافظ فتح محمد صاحب (۹) ۱۲ ستمبر شاہدرہ سے جان محمد صاحب (برادر رشید احمد صاحب نیاز) ربوہ سے سکینہ بیگم صاحبہ وزینب خاتون صاحبہ ازواج حکیم احمد دین صاحب مرحوم موجد طب جدید (دونوں تائی صاحبہ بدر الدین صاحب عامل وعبدالرشید صاحب نیاز) لائلپور سے محمد شریف صاحب (برادر سائیں عبدالرحمن صاحب) (۹) ۱۴ ستمبر مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح طالبعلم جامعۃ المبشرین ربوہ (برادرزادہ چوہدری محمود احمد صاحب عارف) ضلع شیخوپورہ سے فضل کریم صاحب اکمل (رشتہ دار عارف صاحب موصوف) سیالکوٹ سے مرزا احمد حیات صاحب۔ چوہدری الہ بخش صاحب مع پسرش چوہدری عبدالرشید صاحب۔ لاہور سے عبدالقدیر صاحب (از اقارب مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب امیر مقامی) (۱۰) ۱۵ ستمبر منٹگمری سے ولی محمد صاحب

مندرجہ ذیل احباب واپس تشریف لے گئے:-
(۱) ستمبر۔ ماسٹر کمال الدین صاحب وملک عبدالکریم صاحب (۲) ۴ ستمبر۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (بنت میاں سراج الدین صاحب) میاں احمد دین صاحب ڈنگری غلام سرور صاحب۔ قریشی محمد احمد صاحب۔ محترمہ آمنہ خاتون صاحبہ (۳) ۵ ستمبر عبدالسمیع صاحب۔ ملک عصمت اللہ خان صاحب اور محمد خان صاحب حنیف (۴) ۱۰ ستمبر سعید احمد صاحب (۵) ۱۱ ستمبر۔ عبدالرشید صاحب بھٹی (۶) ۱۴ ستمبر بابو محمد اسمٰعیل صاحب معتبر۔

مبلغین کے لئے ضروری ہدایات

(۱) نظارت ہذا نے پندرہ روزہ تبلیغی رپورٹیں بھجوانے کیلئے جو سرکلر مبلغین کرام کو بھجوایا تھا بعض مبلغین اسکی ترتیب کو ملحوظ رکھکر رپورٹ نہیں بھجواتے اور عنوانات کو آگے پیچھے درج کر دیتے ہیں یہ طریق درست نہیں آئندہ اسکی اصلاح ہونی چاہیئے۔ (۲) تبلیغی رپورٹ میں زیر تبلیغ افراد کے نام اور تعداد لکھنا ضروری ہے (۳) تقسیم کردہ لٹریچر کی تعداد بھی لکھا کریں (۴) ہر قسم کے بل بھجواتے وقت اسکی دو کاپیاں بھجوایا کریں جن میں سے ایک کاپی دفتر ہذا میں محفوظ رہا کریگی جو بعد میں ضرورت پڑنے پر کام آئیگی۔ (۵) اپنی ہر چٹھی پر روانگی کا نمبر اور تاریخ درج کیا کریں جس کا جواب ...

ربوہ ۱۷ ستمبر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ نسبتاً بہتر ہے۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت ماتم سے پھر اچھی نہیں ضعف اور گھبراہٹ کی تکلیف ہے۔

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کی آخری تین سورتوں میں سورۃ فاتحہ کا ہی مضمون بیان کیا گیا ہے

سورۃ فاتحہ قرآن کریم کی تمہید ہے، تو آخری سورتیں اس کا خلاصہ

سورۃ والناس کی لطیف تفسیر

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۵ اگست ۱۹۵۵ء بمقام لنڈن

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرنے کے بعد سورۃ والناس کی تلاوت فرمائی۔ اور پھر فرمایا میں خطبہ اردو میں دوں گا۔ اور ایسے بھائیوں کے لئے جو اردو نہیں جانتے عزیزم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب انگریزی میں اس کا ترجمہ سنا دیں گے اس کے بعد میں نماز پڑھاؤں گا۔

میں نے جس سورۃ کی تلاوت کی ہے یہ قرآن کریم کی

آخری سورۃ

ہے۔ اور جیسا کہ میرا لمبا سال سے خیال ہے۔ اور صرف خیال ہی نہیں بلکہ قرآن کریم کے مطالعہ سے میرا یہ یقین ہے کہ قرآن کریم کی آخری تین سورتیں دراصل سورۃ فاتحہ ہی کے مضمون کی تکرار ہیں۔ سورۃ فاتحہ میں جو مضمون بیان ہوا ہے بقیہ قرآن کریم میں اس کی تفصیل ہے۔ اور ان آخری تین سورتوں میں اسی

مضمون کا خلاصہ

بیان کر دیا گیا ہے۔

اچھے مصنفین کا طریق یہی ہے کہ جب وہ کوئی کتاب لکھتے ہیں تو تمہید میں ان مضامین کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں۔ جن کو تفصیل کے ساتھ کتاب میں لکھنا مقصود ہوتا ہے۔ اور پھر آخر پر اس سارے مضمون کا خلاصہ لکھ دیتے ہیں۔ اسی طرح سورۃ فاتحہ تمہید ہے اور

آخری تین سورتیں

سارے قرآن کریم کے مضامین کا خلاصہ ہیں

یوں تو یہ مضمون لمبا ہے۔ لیکن اصولی طور پر میں اس مضمون کو اختصار کے ساتھ بیان کر دیتا ہوں ان تینوں میں سے آخری سورۃ خلاصہ در خلاصہ کا کام دیتی ہے۔

سورۃ فاتحہ

میں پہلی آیت الحمد للہ رب العالمین ہے اس میں خدائے واحد کی حمد اس لئے بیان کی گئی ہے کہ وہ رب العالمین ہے۔ یعنے سارے جہانوں کا رب ہے۔ اس میں خدا تعالےٰ کی ربوبیت سارے جہانوں کے لئے بیان کی گئی ہے۔ اسی طرح اس آخری سورۃ کی پہلی آیت قل اعوذ برب الناس ہے۔ اس میں بھی وہی اشارہ پایا جاتا ہے۔ اور اس رب کی پناہ طلب کی گئی ہے۔ جو

تمام بنی نوع کا رب

ہے۔ کسی ایک قوم یا ملک یا نسل کے رب کی طرف اشارہ نہیں ہے۔ بلکہ ایسے رب کی طرف اشارہ ہے جو سب انسانوں کا رب ہے اب اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ دنیا میں جس قدر فساد اور جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ تمام انسان کے ذریعہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے آخری سورۃ میں عالمین کی بجائے الناس رکھ دیا گیا ہے۔ کیونکہ

خدا تعالیٰ کی ربوبیت

کا تعلق تو عالمین یعنے تمام جہانوں سے ہے لیکن دنیا میں فتنہ و فساد انسانوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ پھر یہاں فتنہ و فساد سے بچنے کی خواہش کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور یہ بات اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ کہ وہ طوفانوں اور آندھیوں سے اور فتنہ و فساد سے انسان کے لئے مفید صورتیں پیدا کر دے۔ اور اکثر یہ مفید صورتیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ اگرچہ بعض اوقات

طوفان اور آندھیاں

عذاب کی صورت بھی بن جاتی ہیں۔ لیکن اگر انسان توبہ کرے۔ اور اللہ تعالےٰ کی طرف جھک جائے۔ تو یہ مفید صورتوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی ساری چیزیں انسان ہی کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے۔ انسان ہی کے لئے ہے۔ پھر سورہ فاتحہ میں العالمین میں اس بات کی طرف اشارہ تھا۔ کہ

اللہ تعالےٰ کا سلوک

سب مخلوقات سے ایک جیسا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم میں کھیتی باڑی کے ذکر میں بھی بتایا گیا ہے۔ کہ یہ انسانوں کے لئے بھی ہے اور حیوانوں کے لئے بھی

میں چھوٹا سا تھا تو اس وقت بھی مجھے قرآن کریم کا درس دینے سے محبت تھی مجھے یاد ہے کہ یہ خیال مجھے اس وقت بھی آیا تھا۔ کہ کھیتی باڑی میں بھی جو کچھ ہوتا ہے وہ انسانوں کے لئے بھی ہے اور جانوروں کے لئے بھی ہے۔

اللہ تعالےٰ کی حکمت

ہے کہ بیل ہل چلاتا ہے۔ اور بظاہر کھیتی باڑی کے سلسلہ میں انسان سے زیادہ کام کرتا ہے لیکن اس کا پیٹ انسان کے پیٹ سے بڑا ہے۔ اسی لئے جب غلہ پیدا ہوتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ اس میں اس کا حصہ زیادہ رکھتا ہے۔ چنانچہ دانوں کی نسبت بھوسہ تقریباً دو گنا ہوتا ہے۔ پس اس طرح اللہ تعالےٰ ساری کائنات کا خیال رکھتا ہے اور اس کی ضروریات مہیا کرتا ہے۔

اس آخری سورۃ میں جو قل اعوذ برب الناس کہا گیا ہے۔ اس میں رب الناس کا مفہوم یہ ہے کہ

ساری کائنات

کے مضمون کو انسانوں کی طرف پھیر دیا جائے یعنے ہم اس کی پناہ مانگتے ہیں جو سارے انسانوں کا خدا ہے۔ یہاں یہ نہیں کہا۔ کہ کالوں یا گوروں کا خدا یا اس ملک کا یا اس ملک کا ورا۔ بلکہ یہ کہا ہے کہ وہ تمام انسانوں کا خدا ہے۔

ان الفاظ میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ ایک ایسا وقت آئے گا۔ جب

نیشنلزم کی طرف توجہ

بڑھ جائے گی۔ اس لئے یہاں ایسے خدا کی پناہ مانگی گئی۔ جو سب انسانوں کا خدا ہے نہ کہ کسی ایک نسل کا۔ پس یہ ایک رنگ میں دعا ہے۔ کہ اے خدا جب کوئی ایک قوم دوسری قوم پر حاکم ہو جائے۔ اور ظلم کرنے لگے تو تو چونکہ سب کا خدا ہے صرف اس قوم کا خدا نہیں۔ اس لئے انہیں اس حکومت سے محروم کر دے یا اس کی اصلاح کر دے۔ یہی اشارہ سورۃ فاتحہ میں مالک یوم الدین کے الفاظ میں بھی پایا جاتا ہے۔

سورۃ فاتحہ کے آخر میں کہا گیا ہے۔ کہ نہ تو میں مغضوب میں سے ہو جاؤں اور نہ ہی ضالین میں سے یہاں بھی

قومی زندگی

کو پیش کیا گیا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ اس کی اگلی نسل ٹھیک نہ ہو جائے قوموں کی زندگی تو سینکڑوں ہزاروں سال تک کی ہوتی ہے پھر جب ہم ایک فرد کی زندگی کو جو زیادہ سے زیادہ ستر اسی سال یا سو سال کی ہوتی ہے۔ بچانے کے لئے اتنی جدوجہد کرتے ہیں۔ تو قومی زندگی کو بچانے کے لئے اس سے کہیں زیادہ کوشش کرنی چاہیئے۔

سورۃ والناس کی آیت من شر الوسواس الخناس میں اس بات کی دعا کی گئی ہے۔ کہ آئندہ نسلیں خراب نہ ہو جائیں۔ ان کے دلوں میں وساوس نہ پیدا ہوں۔ پس مومن کہتا ہے کہ اے خدا میری تو زندگی ابھی گذر گئی ہے لیکن میں ان کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔ جو میرے بعد آنے والے ہیں کہ تو ان کو وساوس سے بچائیو کیونکہ صرف اور صرف اس صورت میں ہی میری زندگی فائدہ بخش ثابت ہو سکتی ہے۔

عام طور پر کہتے ہیں کہ زنجیر کی طاقت اس کی سب سے کمزور کڑی کی طاقت کے برابر ہوتی ہے۔ تو اگر کوئی بھی نسل میں سے بگڑ گیا۔ تو سارے سلسلہ کو خراب کرے گا۔

وساوس کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض وساوس ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا پتہ ہی نہیں چلتا۔ بچوں کو دیکھ لو۔ اگر ان کے دل میں [illegible] پیدا ہوئے ہوں۔ تو وہ بہت [illegible] کو اپنے [illegible] رکھتے ہیں۔ ایسے چھپی ہوئی چیز کا علاج تو خدا تعالےٰ ہی کر سکتا ہے۔

میں یہاں یہ [illegible] کہ وساوس پیدا کرنے والے

لوگوں کے شر سے محفوظ

رکھ۔ اگر ایسا [illegible] پیدا ہو جائے۔ جس سے دلوں پر زلزلہ آ جائے۔ اور وساوس پیدا ہوں۔ تو تو ان سے ہماری نسلوں اور ساتھیوں کو بچا۔ گویا من شر الوسواس الخناس غیر المغضوب کے مفہوم کی تشریح ہے۔

غرض جو مضمون سورۃ فاتحہ میں تمہیداً بیان کیا گیا تھا اسے سارے قرآن کریم میں تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کے بعد آخری تینوں سورتوں میں اور مخصوصاً اس سب سے آخری سورۃ میں اس کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے۔

خطبہ کے بعد مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی زیرنگرانی

لنڈن میں مبلغین اسلام کی تاریخی کانفرنس

کانفرنس میں پیشکردہ ہالینڈ مشن اور نائیجیریا مشن کی رپورٹ

ہالینڈ مشن کا قیام ۱۹۴۷ء میں ہوا جبکہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے مطابق حافظ قدرت اللہ صاحب لنڈن سے اس ملک میں مشن کھولنے کے لئے بھیجے گئے۔ ان کے تشریف لانے کے چار ماہ بعد مولوی غلام احمد صاحب بشیر اور چوہدری عبداللطیف صاحب بی۔اے کو بھی ہالینڈ میں مکرم حافظ صاحب کے ساتھ مل کر کام کرنے کا ارشاد ہوا۔ شروع ۱۹۴۹ء میں چوہدری عبداللطیف صاحب کو ہمبرگ بھجوا دیا گیا۔ ۱۹۵۰ء میں مکرم حافظ صاحب واپس تشریف لے گئے اور مولانا ابوبکر صاحب ایوب مولوی فاضل سماٹری اور مولوی غلام احمد صاحب بشیر اس وقت سے اس مشن میں کام کر رہے ہیں۔

ہمارے مشن کا مرکز ہیگ ہے۔ جو کہ حکومت اور بیرونی سفارت خانوں کی جگہ ہونے کی وجہ سے اس ملک میں آسانی کے ساتھ دورہ کیا جا سکتا ہے۔ تین چار گھنٹوں میں ہر بڑے شہر تک پہنچا جا سکتا ہے۔ اگرچہ اس ملک کی آبادی ایک کروڑ ہے۔ مگر بوجہ غیر ممالک پر قبضہ رکھنے کے بہت بڑی حیثیت رکھتا ہے۔

طریق عمل

سلسلہ تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے ضروری تھا کہ حلقۂ واقفیت وسیع کیا جائے۔ چنانچہ اسی غرض کے پیش نظر ایک اشتہار شائع کیا گیا۔ جس کا عنوان رکھا "ڈچ قوم کے نام ایک پیغام" قریباً دس ہزار کی تعداد میں ہم نے مختلف شہروں کے گلی کوچوں میں جا کر اسے تقسیم کیا۔ اس کے نتیجہ میں چاروں اطراف سے خطوط آنا شروع ہوئے اور لوگوں نے لٹریچر کا مطالبہ شروع کر دیا۔ اس وقت سوائے چند ایک انگریزی رسالہ جات کے ڈچ زبان میں کوئی لٹریچر نہ تھا۔ چنانچہ خط لکھنے والوں کو انگریزی میں جواب دیا جاتا۔ اور ان سے پوچھا جاتا کہ کیا انگریزی زبان آتی ہے۔ اگر وہ کہتے کہ آتی ہے تو پھر انہیں کچھ رسالہ جات بھیج دیتے۔ اسی طرح ہم نے جب جلسوں وغیرہ کے انعقاد کا سلسلہ شروع کیا تو اخبار میں اعلان کرواتے وقت ساتھ یہ بھی لکھ دیتے کہ تقاریر انگریزی میں ہوں گی۔ جس کے نتیجہ میں حاضری بہت محدود رہتی۔ مگر اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے زبان پر اس حد تک قابو پایا جا چکا ہے کہ ڈچ زبان میں بے تکلف تقریر کر سکیں اور متلاشیان حق اور مخالفین کے سوالوں کے جوابات دے سکیں لیکن ہمارے کام کے لئے جس قسم کی ادبی لیاقت کی ضرورت ہے۔ وہ ابھی چند سالوں تک پیدا ہوگی جس کے لئے خاص طور پر اساتذہ سے تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ انشاء اللہ وہ وقت بھی آ جائے گا۔ جبکہ ہم خدا تعالےٰ کا پیغام پہونچانے کے لئے زبان کی مشکل کو کوئی مشکل ہی نہیں سمجھیں گے۔

میدان عمل

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ ہالینڈ کوئی بہت بڑا ملک نہیں ہے جس کی وجہ سے تمام بڑے بڑے شہر ایک دوسرے سے زیادہ فاصلہ پر واقع نہیں ہیں۔ سب سے دور کا شہر ۲½ گھنٹہ کے فاصلہ پر ہے۔ مگر باوجود چھوٹا سا ملک ہونے کے اسے گیارہ صوبوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور ہر صوبہ کا صدر مقام الگ ہے۔ جو کہ اپنے طور پر اس صوبہ میں کافی اہمیت رکھتا ہے۔ اگر ہم ہر صوبہ کے صدر مقام میں جلسوں وغیرہ کے ذریعہ تبلیغ کریں۔ تو آہستہ آہستہ سارے ملک میں شور پڑ سکتا ہے۔ مگر بوجہ ہمارے مالی ذرائع کے محدود ہونے کے ہمیں اپنے کام کو بھی محدود کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا ہم نے بجائے گیارہ شہروں کے صرف چھ اہم شہروں میں جلسہ جات کے انعقاد کا پروگرام بنایا ہوا ہے۔ اگر ہم ان شہروں میں باقاعدہ جلسہ جات کریں۔ تو بھی سارے ملک میں کافی چرچا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ شہر ہالینڈ میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔

ہمارا مرکز ہیگ میں ہے۔ جس کی وجہ سے اس جگہ ہمارا حلقۂ واقفیت بھی وسیع ہے اس لئے اس جگہ ہر ماہ ایک جلسہ کیا جاتا رہا ہے علاوہ ازیں ہر دو ہفتہ کے بعد ایک تبادلۂ خیالات کے لئے جلسہ کیا جاتا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے مشن کی داد غیر بھی دیتے ہیں۔ کیونکہ اسی قسم کی آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ خیال کا موقعہ کسی اور مذہبی جماعت کی طرف سے کبھی بھی نہیں ملا۔ بعض لوگ جو عام طور پر ہمارے جلسوں میں آتے ہیں۔ جب وہ کسی اور کے جلسہ میں جاتے ہیں۔ اور اس قسم کی بردباری وغیرہ کا نمونہ دیکھیں تو ہمارا ذکر اس مجلس میں ضرور کر دیتے ہیں

اشاعت

جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے جب ہم ہالینڈ آئے تھے۔ تو اس وقت ہمارے پاس اس زبان میں لٹریچر نہیں تھا۔ لیکن ایک سال کے بعد ہم اس قابل ہو گئے کہ ہم ان لوگوں کی ضرورت کو پورا کر سکیں۔ چنانچہ مولانا شمس کی کتاب "اسلام" کا ڈچ ترجمہ جو لنڈن میں کیا گیا تھا۔ اس کی نظرثانی مسز ناصرہ زیمن سے کروائی گئی۔ اور اسے دو ہزار کی تعداد میں چھاپا گیا۔ اللہ تعالےٰ نے دراصل اس کے خود ہی سامان پیدا کر دیئے۔ ان دنوں ایک ڈچ خاتون نے اسلام قبول کیا۔ اور ایک ہزار گلڈرز جو اس نے کوئی چیز بیچ کر بنایا تھا۔ ہمیں تبلیغ کے لئے دے دیا۔ جس سے وہ کتاب چھاپی گئی۔ اللہ تعالےٰ اسے جزائے خیر دے۔

اس کے بعد ایک رسالہ اصول اسلام کے نام سے اور ایک آنحضرت صلعم کی سوانح عمری اور تعلیم کے موضوع پر محترم حافظ صاحب نے شائع کر دیئے۔ مؤخرالذکر رسالہ ان کا اپنا لکھا ہے۔ اور اصول اسلام محترم درد صاحب کا تصنیف ہے۔ ان کے علاوہ حسب ذیل کتب و رسالہ جات شائع کئے گئے ہیں۔

(۱) ڈچ ترجمہ قرآن مجید بمعہ دیباچہ قرآن مجید کے ترجمہ کے شائع ہونے کے بغیر ہماری تبلیغی مساعی بہت ابتدائی حیثیت رکھتی تھیں۔ ہر ایک جو اسلام میں دلچسپی دکھلاتا تھا۔ وہ ہم سے ترجمہ قرآن مجید کا مطالبہ کرتا۔ آخر اللہ تعالےٰ نے ہماری مدد فرمائی۔ اور نومبر ۱۹۵۳ء میں ہمارا ڈچ ترجمہ طبع ہو کر مارکیٹ میں آ گیا۔ اللہ کے فضل سے ہمارا ترجمہ ہالینڈ اور ڈچ زبان بولنے والوں میں بہت مقبول ہوا۔ بیسیوں اخباروں نے اس کے متعلق مقالہ جات تحریر کئے۔ اور سب نے ہی اس ترجمہ کو سراہا۔ ایک دوست کا انڈونیشیا سے خط آیا جس میں انہوں نے ہمیں اس کامیابی پر مبارکباد پیش کی تھی۔ اور لکھا کہ آپ کا ترجمہ نہایت ہی اچھا ہے۔ انہیں وہ مقامات جو پہلے استادوں کے ذریعہ بھی حل نہ ہو سکتے تھے۔ اس ترجمہ کو پڑھنے سے حل ہو گئے ہیں۔ غرضیکہ ہمارا ترجمہ بہت مفید ثابت ہو رہا ہے اور اس کی وجہ سے ہماری تبلیغ میں جو خالی تھی وہ بہت حد تک پوری ہو چکی ہے۔

قرآن مجید کے ساتھ جو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا لکھا ہوا دیباچہ شامل ہے وہ قرآن مجید کی تعلیم کو سمجھانے کے لئے بہت حد تک مفید ثابت ہو رہا ہے تعلیم یافتہ طبقہ اس کی عظمت کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کچھ عرصہ ہوا ایک ماہانہ رسالہ میں اس کے اقتباسات دیئے گئے۔ اور اسے بہت سراہا گیا۔

اس کے علاوہ حسب ذیل کتب شائع کی گئی ہیں۔

(۱) کیا مسیح انسان تھے یا خدا (۲) واقعہ صلیب مسیح (۳) خدا کا پیامبر ہمارے زمانہ کے لئے (۴) جماعت احمدیہ (۵) قرآن کیا کہتا ہے (سکولوں کے لئے لکھا گیا تھا) (۶) مسیح کہاں فوت ہوئے (۷) قرآن مجید کی اخلاقی تعلیم۔ اس کتاب میں پہلے قرآن مجید کی حقانیت پر بحث کی گئی ہے۔ اور پھر اخلاقی تعلیم پر بحث کرتے ہوئے اخلاق حسنہ کے متعلق مختلف عنوانات کے ماتحت آیات دی گئی ہیں۔ یہ کتاب ابھی حال میں طبع ہوئی ہے۔ ایک اخبار نے اس کے متعلق بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

مندرجہ ذیل کتب کے تراجم مکمل ہو چکے ہیں۔ نظر ثانی کرنے کے بعد پریس میں طباعت کے لئے دیئے جا چکے ہیں۔

(۱) اسلامی اصول کی فلاسفی

(۲) احمدیت یعنی حقیقی اسلام

انشاء اللہ یہ دونوں کتب اسلام کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لئے بہت مفید ثابت ہوں گی۔

مندرجہ ذیل عنوانوں کے متعلق اشتہارات شائع کئے گئے ہیں۔

(۱) مسیح لعنتی موت سے بچائے گئے۔ پانچ ہزار کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ مسز زیمن نے اس کی تقسیم میں نہایت ہی دلچسپی کا اظہار کیا اور بڑے شوق کے ساتھ اپنے لڑکے کو ساتھ لے کر لوگوں کے گھروں پر جا کر تقسیم کرتی رہیں۔

۲۔ ایک اشتہار رد تثلیث کے موضوع پر پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا ہے۔

۳۔ ایک اشتہار عام لوگوں کی واقفیت کے لئے لکھا گیا۔ جس میں اسلامی تعلیم کا مختصر الفاظ میں خاکہ دیا گیا ہے۔ جو کہ ہر جلسہ میں شریک ہونے والے دوستوں کو دیا جاتا ہے جس سے تبادلہ خیالات کے لئے میدان کھل جاتا ہے۔ انشاء اللہ عنقریب زمانہ قریب میں چند مزید عنوانوں کے ماتحت اشتہارات طبع کروائے جائیں گے اور ایک دو رسالہ جات بھی لکھنے کا پروگرام ہے۔

تعمیر مسجد

جب ہالینڈ مشن کھولا گیا۔ تو عیسائی اخباروں نے ہمارے خلاف آوازہ اٹھائی۔ اور ایک اخبار نے لکھا کہ یہ لوگ ہالینڈ جیسے ملک میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی اس جگہ کسی مسجد کے بنانے کی ضرورت ہوگی۔ مگر اس مضمون کے شائع ہونے کے معاً بعد اللہ تعالےٰ نے دشمن کے دلوں کو اسلام کی طرف مائل کر دیا۔ جنہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ نہ صرف خود اسلام قبول کیا۔ بلکہ اسلام کی تبلیغ اور عیسائیت کا مقابلہ کرنے کی ٹھان لی۔ اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے اتنے لوگ مسلمان ہو چکے ہیں۔ کہ ہمیں ان کے عباداتی مقاصد پر

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

"ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار" (حضرت مسیح موعودؑ)

تبلیغی رپورٹ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان بابت ماہ جولائی ۱۹۵۵ء (قسط اول)

۴۳۶۲ میل تبلیغی سفر۔ ۱۶۲۱ ٹریکٹ اور رسالوں کی تقسیم ۱۱۴۶ افراد کو انفرادی تبلیغ

۲۱ بیعتیں

الحمد للہ کہ گذشتہ مئی سے بدر میں تبلیغی ماہانہ رپورٹوں کا خلاصہ شائع کرنے کا جو سلسلہ شروع کیا گیا تھا۔ اس کے مطابق نظارت کو یہ تیسری رپورٹ شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ہمارے تین درجن مبلغین ہندوستان کے تمام صوبجات میں مصروفِ تبلیغ رہے۔ اور حسبِ توفیق خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس جہادِ کبیر میں کامیابی بخشے اور حافظ و ناصر رہے۔ ذیل میں صوبہ وار تبلیغی رپورٹ درج کی جاتی ہے:۔

۱۔ صوبجات بنگال واڑیسہ۔ ان ہر دو صوبجات میں تبلیغ کے انچارج مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل ہیں۔ جو کلکتہ کے دار التبلیغ کے بھی انچارج ہیں۔ ان کے ماتحت دو مبلغین بنگال میں اور پانچ مبلغین اڑیسہ میں کام کر رہے ہیں

کلکتہ۔ مولوی محمد سلیم صاحب نے عرصہ زیر رپورٹ میں کلکتہ میں مقامی طور پر ٹنگرا۔ ہوڑہ۔ بالیگنج۔ بیعول گاں۔ سیالدہ ڈمڈم وغیرہ علاقوں کے دورے کئے۔ ایک مجسٹریٹ ایک انسپکٹر پولیس اور متعدد تاجروں کو تبلیغ کی۔ سکھ کلچرل کالج میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مولوی صاحب نے اسلام اور احمدیت کے بارہ میں ایک گھنٹہ تقریر کی۔ اسی جلسہ میں گیانی عباد اللہ صاحب احمدی نے ایک کامیاب لیکچر دیا۔ ۵۰ افراد کو سلسلہ کا لٹریچر برائے مطالعہ دیا۔ اور اونچے طبقہ کے کئی افراد سے ملاقات کر کے احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ مقامی جماعت میں خطبات جمعہ کے علاوہ تعلیم و تربیت کا سلسلہ بھی باقاعدہ جاری رہا۔ اور روزانہ بعد مغرب تا عشاء دینی مسائل سے احباب جماعت کو آگاہ کیا جاتا رہا۔ اور خود مولوی صاحب بعض علمی اور دینی کتب کا مطالعہ کرتے رہے۔ مولوی صاحب کے ذریعہ ایک دوست نے بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ اسے استقامت بخشے۔

سالار (بنگال) یہاں مولوی عبید الرحمن صاحب فانی کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے ۱۷۰ آدمیوں میں لٹریچر تقسیم کیا۔ مقامی دوکانداروں اور تاجر پیشہ لوگوں کے پاس جا جا کر پیغام حق پہنچایا۔ سالار کے مضافات میں ۵۲ میل کا تبلیغی دورہ کیا۔ چونکہ اس علاقہ میں سیلاب کا زور تھا۔ اس لئے زیادہ دورہ نہ ہو سکا۔ مقامی احمدی دوستوں کے بچوں کو تعلیم دیتے رہے اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہا سکولوں کے طلباء سے ملاقاتیں کر کے انہیں سلسلہ کا لٹریچر دیا اور احمدیت کے بارہ میں بعض مسائل پر گفتگو کی۔

ابراہیم پور (بنگال) میں مولوی عبد المطلب صاحب کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے ۲۰۰ کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا اور ملاقاتوں اور تقریروں کے ذریعہ تین سو افراد تک پیغام احمدیت پہنچایا۔ مومنہ باد۔ باجیت پور۔ خزیہ ڈورنگا۔ کھاگڑہ۔ بسیارہ وغیرہ گاؤں کا دورہ کر کے ۱۶۱ میل سفر طے کیا۔ جس میں سے ۹۵ میل پیدل سفر تھا۔ گذشتہ رپورٹ میں یہ ذکر آ چکا ہے کہ مولوی صاحب نے باجیت پور اور مومنہ باد میں سخت مخالف حالات کا مقابلہ کر کے وہاں دو نئی جماعتوں کا قیام کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر بخشے۔ ابراہیم پور میں خاصی بڑی جماعت ہے جہاں مولوی صاحب نے درس و تدریس کا سلسلہ بھی باقاعدہ جاری کر رکھا ہے۔ اور بچوں کے لئے دینی تعلیم کے انتظام کے علاوہ نائٹ سکول بھی جاری کیا ہوا ہے۔

سونگڑہ (اڑیسہ) میں مولوی سید محمد موسیٰ صاحب مصروفِ عمل رہے۔ انہوں نے ایک عمدہ اور مفید تحریک جاری کی ہے۔ جس کا ذکر گذشتہ ماہ کی رپورٹ میں بھی آ چکا ہے یعنی خدام الاحمدیہ کے ذریعہ بصورت وفد مختلف مقامات میں دورہ کر کے تبلیغ کرنا۔ ماہ زیر رپورٹ میں بھی انہوں نے خدام الاحمدیہ کے وفد کے ساتھ دورہ کیا یہ وفد سات خدام پر مشتمل تھا۔ جس نے تیرہ میل کا پیدل سفر طے کر کے چالیس افراد کو انفرادی تبلیغ کے علاوہ دوسرے بہت سے لوگوں کو اجتماعی تبلیغ کی۔ جن میں سے ایک ڈائرکٹر آف ہیلتھ بھی تھے۔ اس وفد کا پروگرام تو لمبے دورہ کا تھا۔ لیکن کثرت باراں کی وجہ سے پروگرام کو ملتوی کرنا پڑا۔ نظارت ہذا ان تمام خدام کا جنہوں نے اس وفد میں شرکت کی شکریہ ادا کرتی ہے اور دوسرے تمام مبلغین کو بھی اس سکیم پر عمل پیرا ہونے کی تحریک کرتی ہے۔ امید ہے کہ مجالس خدام الاحمدیہ علاقہ کے مبلغوں کے ساتھ پورا تعاون کریں گی۔

احباب جماعت اڑیسہ کے متاثرہ علاقہ کے تمام لوگوں کے مصائب اور تکالیف کے دور ہونے کے لئے درد دل سے دعائیں فرمائیں۔ بالخصوص احباب جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ وہ غریب اور بے سروسامان ہیں۔

علاوہ ازیں مولوی صاحب نے تین طلباء اور سات معززین سے ملاقاتیں کر کے تبلیغ کی۔ مقامی جماعت میں خطبات دیئے اور دوسری مرکزی تحریکوں کی کامیابی کے لئے کام کیا۔ جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے تفسیر کبیر کا درس جاری رہا۔

کیندرہ پاڑہ (اڑیسہ) یہاں مولوی سید صمصام الدین احمد صاحب کام کرتے ہیں۔ جو معمر اور تجربہ کار معلم اور مبلغ ہیں۔ مولوی صاحب نے اس ماہ دس افراد کو سلسلہ کا لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا اور بعض مستقل زیر تبلیغ افراد کو تبلیغ کرتے رہے نیز بعض طلباء اور معززین سے ملاقاتیں کر کے تبلیغ کی۔ مولوی صاحب مرکزی ہدایات کے ماتحت زیادہ تر کام تعلیم و تربیت کا کرتے ہیں اور مقامی جماعت کے بچوں کو دینی تعلیم دیتے ہیں۔

کوٹ بلہ (اڑیسہ) میں مولوی سید فضل عمر صاحب گلگی مصروفِ تبلیغ رہے۔ انہوں نے آٹھ آدمیوں کو سلسلہ کا لٹریچر دیا۔ اپنے حلقہ میں چالیس میل کا سفر طے کر کے تبلیغ کی۔ حلقہ کی جماعتوں کو مالی قربانیوں کی تحریک کی اور خدام الاحمدیہ اور لجنہ کی مجالس کو دینی خدمات میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ ان کے ذریعہ دو افراد داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔ جزاہ اللہ۔ اللہ تعالیٰ نو مبائعین کو استقامت بخشے اور دین کا خادم بنائے۔

کٹک (اڑیسہ) یہاں مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ کام کرتے ہیں۔ انہوں نے ۲۶ افراد میں لٹریچر تقسیم کیا جن میں ایک فرانسیسی انجنیئر بھی تھے۔ یہ لٹریچر اردو۔ اڑیہ اور انگریزی زبانوں میں تھا۔ اس ماہ انہوں نے بھی خدام الاحمدیہ کا ایک وفد بنا کر تبلیغی دورہ کیا جس کا اثر اچھا رہا۔ سکولوں اور کالجوں کے طلباء اور تعلیم یافتہ طبقہ سے ملاقاتیں کر کے تبلیغ کی اور مقامی جماعت میں درس و تدریس کا کام کیا۔ ایک ہندو تاجر کے ساتھ حضرت رامچندر جی مہاراج کی سوانحعمری کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اور جب مولوی صاحب نے اپنے مذہبی عقیدہ کی بناء پر حضرت رامچندر جی کی تعریف و توصیف کی تو اس تاجر اور بعض دوسرے ہندو سامعین پر اچھا اثر ہوا۔

کیرنگ (اڑیسہ) یہاں خدا کے فضل سے ایک ہزار سے زائد افراد پر مشتمل جماعت احمدیہ موجود ہے۔ یہاں مولوی محسن خاں صاحب مبلغ کام کرتے ہیں۔ انہوں نے چھ افراد کو لٹریچر دیا۔ اور بعض خدام کے ساتھ مل کر پندرہ میل پیدل تبلیغی دورہ کیا اور لیکچر دیئے۔ اس کے علاوہ مقامی جماعت میں نمازوں کی امامت اور درس و تدریس اور تعلیم و تربیت کا کام کرتے رہے۔ نیز افراد جماعت کو مرکزی تحریکات میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔

۲۔ مالابار۔ اس علاقہ میں مکرم مولوی عبد اللہ صاحب فاضل مالاباری کی زیر نگرانی دو مخلص اور محنتی نوجوان مبلغ کام کر رہے ہیں۔ جن میں سے ایک مولوی محمد ابوالوفا صاحب کالیکٹ میں اور دوسرے مولوی احمد رشید صاحب کناکاپلی میں ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس وقت سارے ہندوستان میں مالابار کی تبلیغ کا معیار نسبتاً اچھا ہے۔ علاوہ مبلغین کا کام تسلی بخش اور مؤثر ہے۔ مکرمی مولوی عبد اللہ صاحب سلسلہ کی ملازمت سے ریٹائر ہو چکے ہیں۔ مگر صدر انجمن کے حکم کی تعمیل میں بدستور تبلیغ کا کام کر رہے ہیں بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ انہیں اور ان کی تقلید میں ان کے معاون مبلغین کو تبلیغ کا شوق قابلِ تحسین حد تک ہے۔

مولوی عبد اللہ صاحب تبلیغی کام کے علاوہ علاقائی زبان میں ایک رسالہ ستیادوتن کی ایڈیٹنگ کا کام بھی کرتے ہیں اور یہ رسالہ تبلیغ حق کے علاوہ مخالفین کے اعتراضات اور لٹریچر کا جواب بھی شائع کرتا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مولوی صاحب نے باوجود اپنی علالت کے منگلور۔ پینگاڈی۔ کنانور۔ کالیکٹ وغیرہ کا دورہ کیا اور ۳۰۰ میل کا سفر طے کیا۔ منگلور میں اعلیٰ طبقہ کے چار افراد سے تبلیغی گفتگو کی اور بعض سوالات کے جوابات دیئے۔ رسالہ ستیادوتن کے لئے مضامین لکھے اور پینگاڈی میں دس دن تک قرآن کریم کا درس دیا۔ یہ درس روزانہ بعد نماز مغرب ڈیڑھ گھنٹہ ہوتا رہا۔ کنانور میں تعلیمی کلاس جاری کر کے ضروری مسائل بیان کئے جاتے رہے۔ کالیکٹ میں مجلس خدام الاحمدیہ کے ایک اجلاس میں تربیتی تقریر کی۔

اس ماہ شدید برسات کی وجہ سے نیز اپنی علالت کی وجہ سے مولوی صاحب زیادہ کام نہ کر سکے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ کے ساتھ خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے۔

کناکاپلی میں مولوی احمد رشید صاحب مبلغ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں کچھ دن اپنے حلقہ میں کام کرنے کے بعد مرکز نے انہیں میسور کے علاقہ میں بھجوا دیا جہاں وہ اب [illegible] تک کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے اور ایم محی الدین صاحب گنجو نے مل کر کوٹار کا تبلیغی دورہ کیا۔ مسٹر ایم محی الدین صاحب سلسلہ کا درد رکھنے والے مخلص احمدی ہیں۔ انہوں نے گذشتہ ماہ اشاعت اسلام کے لئے مبلغ یکصد روپیہ چندہ بھی بھجوایا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ یہ دورہ کوٹار۔ ٹریونڈرم وغیرہ مقامات کا تھا۔ ہر دو مقامات پر تبلیغی اور تربیتی تقاریر کی گئیں اور درس قرآن مجید دیا گیا۔ ایک بی۔ اے۔ بی۔ ٹی خاتون سے ملاقات کر کے احمدیت کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں۔ ۲۱ جولائی کو وہ شموگہ کے سفر پر روانہ ہو گئے جو ریاست میسور کا ایک شہر ہے۔ یہاں چونکہ دو ہفتوں سے شدید بارش کا سلسلہ شروع تھا۔ اس لئے دورے نہ ہو سکے اور مقامی جماعت کی تعلیم و تربیت کا کام ہوتا رہا۔ انہوں نے عرصہ زیر رپورٹ میں ۸۰۹ میل کا تبلیغی سفر کیا۔ ۵۳ تبلیغی خطوط لکھے۔ اور ۲۲ افراد سے ملاقات کر کے تبلیغ کی۔

کالیکٹ میں مولوی محمد ابوالوفا صاحب کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے بیپور۔ اوٹاپالم۔ پالگھاٹ اور منارگھاٹ کا دورہ ۱۳۱ میل سفر طے کر کے کیا۔ دس غیر احمدی دوستوں سے ملاقات کی۔ غیر مسلم کو تبلیغ کی۔ جو مستقل طور پر ان کے زیر تبلیغ ہیں۔ ان میں سے چار تاجر ہیں۔ جن میں سے ایک احمدیت کے قائل ہو چکے ہیں ماشاء اللہ تعالیٰ انہیں قبولِ حق کی توفیق بخشے۔ دوسرا دورہ انہوں نے تیاپیرم۔ جاتا منگلم۔ بڑاگرہ اور کرولائی کا کیا۔ اور ۲۶۶ میل کا سفر طے کیا۔ سات افراد سے خاص ملاقات کر کے تبلیغ کی اور اختلافی مسائل سمجھائے۔ اس کے علاوہ مقامی جماعت میں تعلیم و تربیت اور درس کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ کالیکٹ اور پینگاڈی میں تعلیمی کلاسیں جاری کر کے خدام کو قرآن کریم پڑھایا گیا۔ اور رسالہ ستیادوتن کے لئے "احمدی اور حج" کے موضوع پر مضمون لکھا۔ ان کے ذریعہ ایک دوست نے بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔

(باقی)

مجلس انصار اللہ کا ایڈریس

تہنیت و تبریک بحضور اقدس سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح و المہدی و مصلح موعود مولانا حضرت مرزا محمود احمد ایدک اللہ نصراً عزیزاً

امامنا و مرشدنا۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اے فخرِ رسل! ہم ممبران مجلس انصار اللہ قادیان نہایت ادب و احترام و عجز تام کے ساتھ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامیاب و مظفر مراجعت از ممالک غربیہ پر اللہ تعالیٰ کی بے حد حمد و ثنا کرتے ہوئے مبارکباد پیش کرنے کی عزت حاصل کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کامل صحت و تندرستی اور دشمنوں کے شرور سے بچاتے ہوئے ہر قسم کی کامیابی عنایت فرمائے۔ اور لمبی عمر کے ساتھ ہمارے سروں پر سایہ مگن رکھے۔ اللّٰھم آمین۔

اے کلمۃ اللہ! ہمارا یہ ایمان و ایقان ہے کہ اس مادیت کے زمانہ میں جبکہ بندوں کو دوسری چیزیں اللہ تعالیٰ کے نام ہی کو مٹانے کے لئے زمینی لوگ اپنے تمام زمینی حربے و ہتھیار لے کے ساتھ تیار ہو گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی پر یقین اور توحید پر ایمان لانے کے لئے اور تمام انبیاء خصوصیت سے صادق المصدوق سید المرسلین حضرت خاتم النبیین کی عزت و فوقیت اور علو مرتبت کو قائم کرنے کے لئے اپنے کلمۂ تمجید سے آپ کو مبعوث فرما کر خلافت موعود و محمود سے تخت روحانی پر متمکن فرمایا ہے۔ آج اس دنیا میں آپ کا وجود باجود ہی حقیقی معنی میں ناطق اسلام اور ناطق قرآن ہے۔ اور آج آپ ہی وارث انبیائے کرام و وارث اولیائے عظام ہیں۔

اے مظہر الحق والعلاء! ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور اقدس کے سفر لندن کے متعلق جو کشف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ اور آپ کے اول سفر لندن کے متعلق جو کشف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے اور آپ کی اول سفر کی روانگی سے قبل جو خود آپ کا رویا صادقہ ہیں وہ بہ کرات و مرات پوری ہوتی رہیں گی۔ اور ہر بار اپنی صداقت کی جھکار زیادہ اجلیٰ و مجلّٰی ہو کر دکھاتی رہیں گی۔

حضور اقدس کی وہ رویا جس میں حضور نے قبل از سفر اول مسٹر لائیڈ جارج سابق وزیر اعظم برطانیہ کو ایک دعوتی جلسہ میں تقریر کرنے جاتے اور پھر گھبرا کر لیکچر ہال میں ان کو ٹہلتے ہوئے دیکھا ہے اور مسٹر لارڈ کرزن کے سوال کرنے پر جو جواب مسٹر لائیڈ جارج نے دیا کہ "میں پاگل نہیں ہوں میں اس وجہ سے ٹہل رہا ہوں کہ مجھے خبر آئی ہے کہ مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ کی فوجیں عیسائی لشکر کو دباتی چلی آتی ہیں اور مسیحی لشکر شکست کھا رہا ہے"۔

حضور اقدس ایدہ اللہ کی یہ رویا اس سفر دوم میں زیادہ صفائی سے پوری ہوئی ہے۔

اسی طرح حضور اقدس کا ساحل سمندر پر ایک کٹے ہوئے اور گرے ہوئے ایک بڑے شہتیر پر ایک پاؤں رکھ کر جنگی لباس میں نظر اٹھا کر ہر طرف دیکھتے ہوئے حالات کا جائزہ لیا۔ اور غیب سے **ولیم دی کنکرر** کی آواز آنا۔ حضور اقدس کی لندن میں تاریخی کانفرنس اور حضور اقدس مبلغین کو ہدایت دینے نے بڑی شان سے اس رویا کی صداقت کو واضح کیا ہے۔ اس کے کامیاب نتائج وہ سچا خدا جلد دکھائیگا جس نے حضور اقدس کو ولیم اولوالعزم دی کنکرر بنایا ہے۔

پھر اس طرح حضور اقدس کے سفر اول کے کئی سال قبل نواب صدر الدین حسین خان صاحب رئیس ریاست بڑودہ کی رویا دو اور دو چار کی طرح حضور اقدس ایدہ اللہ کے اس سفر دوم کے مطابق ہے کیونکہ اس میں حضور کے اہل بیت اطہار کی معیت کا بھی ذکر ہے اور حضور کے وجہ سفر کا بھی ذکر ہے یہ رویا رسالہ "مصور" میں اسی وقت شائع ہوئی ہے۔ پوری رویا اس طرح ہے۔

دیکھا کہ "ایک مکان میں اسباب بندھا رکھا ہے۔ اور اہل خانہ کسی بڑے سفر کی تیاری میں مصروف ہیں۔ اتنے میں دیکھا کہ صاحب خانہ بھی نہایت مصروفیت کی شان سے سامان درست کر رہے ہیں۔ اخیر میں انہوں نے فرمایا جہاز تیار کرو اور یہ اسباب اس پر لاد دو۔ عرض کیا حضور کہاں کا ارادہ ہے فرمایا یورپ جاتا ہوں علاج کرنا ہے۔ اور دریافت کیا گیا آپ کا اسم شریف فرمایا میرا نام

"عمر ابن الخطاب" ہے

اس رویا میں اہل خانہ کا کسی بڑے سفر کے لئے علیحدہ اسباب باندھ کر رکھنا اور پھر خود صاحب خانہ کا علیحدہ مصروفیت اور شان کے ساتھ سامان درست کرنا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس سفر میں آپ کے اہل خانہ بھی ہم سفر ہوں گے اور علاج کرنا کے دونوں معنی ہیں اپنا جسمانی علاج کرنا اور دوسروں کا روحانی علاج کرنے کے لئے جانا۔

اے فضیل عمر! اس رویا عمر ابن الخطاب کی مزید وضاحت اور تشریح کی ضرورت نہیں یہ صداقت واضح اور لائح ہے بخوفِ طوالت مزید وضاحت کی ضرورت نہیں۔

اے رضائے الٰہی کی عطر سے ممسوح عیسیٰ نفس! ہم تہی دستان ضعیفان ممبران انصار اللہ قادیان کے پاس بجز دعا کے اور کوئی قابلِ قبول چیز نہیں جس کو بطور نذرِ عقیدت حضور کے آستانۂ اقدس میں پیش کر سکیں۔ یہ بھی صرف اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہم اس وقت اپنی عمروں کے آخری حصہ کو پہنچ کر اس لئے زندہ رکھے گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے مواعید و مبشرات جو حضور اقدس کی ذات والا صفات سے وابستہ ہیں ان کے پورا ہونے کی باغ و بہار کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر سکیں اور زبان سے اپنے سچے وعدوں والے خدائے تعالیٰ کی حمد اور شکر ادا کر سکیں۔

حضور اقدس سے بصد ادب و الحاح درخواست ہے کہ حضور ہم ممبران انصار اللہ و درویشان قادیان و کارکنان صدر انجمن احمدیہ قادیان کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سبھوں سے وہ خدمت لے جس میں اس کی رضا و خوشنودی ہو اللہ غلبۂ دین و متین کا سبب ہو۔ اللّٰھم آمین۔

والسلام

ہم ہیں حضور کے غلامان وفادار

ممبران مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

مورخہ $9\frac{9}{55}$

لندن میں کانفرنس (بقیہ صفحہ ۴)

نئے مسجد تعمیر کرانے کی ضرورت محسوس ہوتی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نوازش ہے۔ کہ حضور نے ازراہِ کرم ہماری درخواست کو منظور فرماتے ہوئے ہمیں ہالینڈ میں مسجد بنانے کی اجازت فرما دی۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہالینڈ کی مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ اکتوبر تک ہمارا مشن اس نئی عمارت میں منتقل ہو کر پہلے سے بڑھ کر سرگرمی دکھلائے گا۔ نو مسلموں کے لئے اسلامی ماحول بھی آسانی کے ساتھ پیدا کیا جا سکے گا۔

نائیجیریا مشن

نائیجیریا مشن ۱۹۱۶ء میں قائم ہوا۔ اور پہلے ہندوستانی مبلغ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر ۱۹۲۱ء میں نائیجیریا تشریف لائے اللہ تعالیٰ نے مکرم نیر صاحب کی کوششوں اور اخلاص کو کچھ اس طرح نوازا کہ جلد ہی ایک بہت بڑی تعداد جماعت میں شامل ہو گئی مولوی نور احمد صاحب نسیم سیفی نے ۱۹۴۵ء میں نائیجیریا اور اکتوبر ۱۹۴۶ء تک مکرم جناب حکیم فضل الرحمن کے ساتھ کام کیا۔ اور ان کی پاکستان واپسی پر مشن کا چارج لیا۔ اس وقت دو پاکستانی مبلغین مبارک احمد صاحب راقی اور نسیم سیفی صاحب اور تین لوکل مبلغ ہیں۔ جماعتوں کی کل تعداد اکتالیس ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا بجٹ گذشتہ پانچ سالوں میں دوگنا ہو گیا ہے۔ اور ۱۹۴۵ء سے ابتک آٹھ سو سے زائد اشخاص نے احمدیت قبول کی ہے

تبلیغ۔ مختلف ذرائع سے تبلیغ کی کوشش کی جاتی ہے ہفتہ میں ایک روز یا حالات کے مطابق شہر کے مختلف حصوں میں شام کے وقت تقاریر کے ذریعہ لوگوں تک پیغام احمدیت پہنچایا جاتا ہے اخبار ٹروتھ مختلف لائبریریوں کو متعدد اصحاب کو اور بعض ایسے لوگوں کو جو احمدیت میں دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ اخبار خدا تعالیٰ کے فضل سے روز افزوں مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔

لوگوں کو مشن ہاؤس میں بلایا جاتا ہے اور خود بھی لوگوں کے گھروں پر جا کر تبلیغ کی جاتی ہے۔ ملک کے مختلف حصوں کا دورہ کر کے تبلیغ کا فریضہ ادا کیا جاتا ہے

احمدیت کا لٹریچر تقسیم کیا جاتا ہے اور فروخت بھی اور اس کے ذریعہ مختلف مقامات تک احمدیت کا پیغام پہنچ جاتا ہے۔

تعلیم۔ ۱۹۴۹ء میں یہاں ایک احمدیہ سکول کھولا گیا تھا۔ اب خدا کے فضل سے ہمارے دس سکول ہیں۔ ان کے ذریعہ بچوں کو دیگر امور کی تعلیم کے علاوہ اسلامی مضامین پر بھی اسباق دیئے جاتے ہیں۔ ایک سیکنڈری سکول کھولنے کی تجویز پاس ہو چکی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ انشاء اللہ اگلے سال سیکنڈری سکول کھل سکے گا جماعت کے نوجوانوں کی تعلیمی ترقی کے لئے بعض ہونہار نوجوانوں کو وظائف دیئے جاتے ہیں۔ اسلامی تعلیم کے لئے درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا جاتا ہے۔

تربیت۔ درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا جاتا ہے مبلغین کے دورے بھی جماعت کی تربیت کے لئے مفید ثابت ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں فرائض پمفلٹ بھی ۴۲

چندہ تحریک ستمبر کیا ہے

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے جو مشخصہ بجٹ سال رواں (۵۶-۱۹۵۵ء) نظارت ہذا میں موصول ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض جماعتوں کے مخلصین جنہوں نے گذشتہ سالوں میں "تحریک ستمبر" میں حصہ لیا تھا۔ اب وہ تحریک ستمبر میں شامل نہیں ہیں۔ جس سے ظاہر ہے کہ احباب جماعت اس مبارک تحریک کی ضرورت اور اہمیت کو بھولتے جا رہے ہیں۔ گذشتہ انقلاب میں جو مالی نقصان سلسلہ کو اٹھانا پڑا ہے۔ اس کو پورا کئے بغیر عام حالات میں بظاہر سلسلہ کی ترقی کے رُکنے کا اندیشہ تھا۔ اور مومن جو الٰہی سلسلہ میں ایک ستون یا اہم جزو ہوتا ہے کبھی برداشت نہیں کر سکتا کہ سلسلہ کی ترقی ایک لمحہ کے لئے بھی رک جائے۔ اسلئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ماہ ستمبر ۱۹۴۷ء میں احباب جماعت کو ایک خاص معیار کے مطابق اعلیٰ مالی قربانیاں کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے جس اسکیم کا اعلان فرمایا اسے تحریک ستمبر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا:-

"اس مصیبت کے وقت میں زیادہ کماؤ۔ کم خرچ کرو۔ زیادہ سے زیادہ چندے دو۔ اب کم سے کم چندہ پچاس فی صدی ہونا چاہیئے اس سے زیادہ جتنی اللہ تعالیٰ توفیق فرمائے ..... جو پچاس فی صدی نہیں دے سکتا وہ چالیس فی صدی دے۔ جو یہ بھی نہیں دے سکتا۔ وہ چالیس فی صدی دے۔ جو یہ بھی نہیں دے سکتا پچیس فی صدی دے۔"

لیکن بعد میں یہ دیکھ کر یہ شرح موجودہ حالات میں احباب جماعت کے لئے زیادہ ہے۔ حضور نے ۲۸ مئی ۱۹۴۸ء کے خطبہ جمعہ میں اس شرح کو کم کر کے ½۱۶ سے ۲۳ فیصدی تک مقرر کرتے ہوئے فرمایا:

۲۵ فیصدی سے کم تک کی شرح میں حصہ لینے کے لئے دوست اپنے تمام چندے یعنی حصہ آمد۔ یا چندہ عام۔ چندہ جلسہ سالانہ۔ چندہ تحریک جدید سوائے چندہ حفاظت مرکز کے اس میں سے مجرا کر سکتے ہیں۔ اور ۲۵ فیصدی یا اس سے زیادہ شرح میں حصہ لینے والے اپنا چندہ حفاظت مرکز بھی مجرا کر سکتے ہیں لیکن ہر صورت میں ضروری ہے کہ موعودہ شرح میں جو چندہ کسی دوست کے ذمہ بنتا ہے۔ اس میں سے تمام چندہ جات منہا کرنے کے بعد کچھ رقم ایسی بچنی چاہیئے۔ جو خلیفہ وقت کی مرضی کے مطابق خرچ ہو۔ ایسی رقم کا نام چندہ تحریک ستمبر ہے۔

پس جملہ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آزمائش کے موجودہ نازک دور میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مالی مشکلات کسی وضاحت اور تشریح کی محتاج نہیں۔ ہر وہ شخص جو صدق دل سے جماعت میں داخل ہے۔ اور سلسلہ کے لئے اپنے دل میں درد رکھتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی بیعت کے اس مقدس عہد کو کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" پورا کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

امید ہے کہ عہدیداران مال اپنی اپنی جماعت کے دوستوں کو اس بابرکت تحریک (تحریک ستمبر) سے مطلع کرتے ہوئے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائینگے

(ناظر بیت المال قادیان)

صوبہ اُڑیسہ کی جماعتوں کی خیریت

صوبہ اُڑیسہ میں شدید سیلاب آئے ہیں چنانچہ کئی ہزار مربع میل میں پچیس لاکھ افراد اس سے متاثر ہوئے ہیں بعض مقامات پر ہوائی جہازوں کے ذریعہ کھانا اور ادویات گرائی گئی ہیں اور کئی لاکھ افراد کو محفوظ مقامات پر پہنچانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ نظارت امور عامہ نے امیر صاحب صوبائی اور جملہ جماعتوں سے بذریعہ تار خیریت دریافت کی۔ چنانچہ مندرجہ ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

۱- محترم مولوی محمد عبد الستار صاحب ایم۔ اے صدر* جماعت کٹک تحریر فرماتے ہیں کہ کٹک کی جماعت بخیریت ہے۔ کیندرہ پاڑا اور بدن پدا سیلاب زدہ علاقوں میں ہیں وہاں سے ابھی تک اطلاع نہیں آئی۔

۲- موصوف بھدرک کے متعلق فرماتے ہیں کہ شہر سیلاب سے محفوظ رہا۔ اور احباب بخیریت ہیں۔

۳- محترم بشیر خاں صاحب صدر جماعت کیرنگ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں شکریہ۔ خیریت ہے کیرنگ کیلئے فکر مندی کی بات نہیں۔ احباب سب احباب کی خیریت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

...شائع کئے جاتے ہیں۔ اخبار کا ایک حصہ بھی تربیتی امور کے لئے وقف رکھا جاتا ہے۔

تعلقات عامہ۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے پریس اور حکومت سے ہمارے بہت اچھے تعلقات ہیں حکومت کی اکثر تقاریب میں بھی جانے کا موقعہ ملتا ہے اور اس طرح پریس کی بھی اکثر تقاریب میں ہم حصہ لیتے ہیں۔ اور ان دونوں باتوں کا اثر خدا کے فضل سے ہمارے کام پر بہت اچھا ہے۔ موجودہ وقت میں ہمارے پاس ایک پریس ہے (احمدیہ پریس) ایک ہفتہ وار اخبار (The Truth) ایک احمدیہ بک شاپ (اسلامک لٹریچر) اور دس سکول۔ مشن کی ملازمت میں پچاس کے قریب افراد ہیں جن میں سے کافی حصہ احمدیوں کا ہے۔ غرض کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نائجیریا میں احمدیت کا اثر بڑھ رہا ہے۔

لجنہ اماء اللہ قادیان کے زیر اہتمام

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی سفر یورپ سے بخیریت واپسی کیلئے اجتماعی دعا

(از محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان)

قادیان ۵ ستمبر بروز منگل مستورات لجنہ اماء اللہ قادیان کے زیر انتظام لجنہ اماء اللہ کو حضرت اماں جان کے گھر میں دعا کی غرض سے جمع کیا گیا۔ بعد نماز عصر حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کو بیت الدعا میں بلایا گیا۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے متعلق دعا کی درخواست کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آج ہم سب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بخیریت انگلستان سے واپسی اور حضور کی صحت اور کامیابی کے لئے دعا کی غرض سے جمع ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو خیریت سے پہنچائے۔ آمین۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ میں صرف مسیح موعود ہی نہیں۔ بلکہ مجھے اللہ تعالیٰ نے محمدؐ بھی کہا ہے۔ اور احمدؐ بھی۔ پس دینی برکات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہوئیں اور ہوں گی۔ انشاء اللہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے متعلق ہزاروں لوگ اس وقت کے لئے ترستے چلے گئے پس میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں یہ موقعہ دیا۔ کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور قادیان کو دیکھا۔ اور یہ مبارک زمانہ پایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت سے وعدے کئے ان میں سے ایک یہ بھی تھا۔ کہ

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہوگا ایک محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

اس سفر میں جہاں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت عطا فرمائی۔ وہاں اسی خدا نے یورپ کے لئے دین کا رستہ کھول دیا۔ اللہ تعالیٰ حضور کے اس سفر کو بابرکت کرے اور یورپ احمدیت اور حقیقی اسلام کی طرف آئے۔

پھر آپ نے صحابیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض واقعات سنانے کے بعد فرمایا کہ آج تیرہ سو سال کے بعد یہ وجود ظاہر ہوا ہے۔ جسکو بتایا گیا تھا کہ ایمان اگر ثریا پر بھی ہوگا تو اس کی نسل سے ایک شخص اسے واپس لائے گا۔ جسکو ہماری آنکھوں نے خود دیکھا۔ پس یہ دعاؤں کا وقت ہے۔ آپ سب اپنی طبیعت کو متوجہ کر کے خلیفہ وقت کے لئے دردِ دل سے دعائیں کریں۔ کہ خدا تعالیٰ خیریت سے اس بابرکت وجود کو اپنے وطن واپس لائے۔ اور حضور کو صحت اور سلامتی سے ہمارے سر پر قائم رکھے آمین۔

اس کے بعد حضرت بھائی جی نے دعا کرائی۔ بعد دعا مستورات قادیان کی طرف سے پندرہ روپیہ صدقہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور پندرہ روپیہ کی رقم مستورات قادیان کی طرف سے قادیان میں حضور کی آمد پر خوشی کرنے کے لئے بھجوائے گئے۔ اور ایک بکرا لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے حضور کا صدقہ کروایا گیا۔

سو الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری تضرعات کو سنا اور صبح ہی کراچی سے بذریعہ تار یہ خوشخبری موصول ہوئی۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیریت کراچی پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔ اطلاع آنے کے بعد لجنہ اماء اللہ قادیان کی طرف سے حضور کی خدمت میں خوش آمدید کا تار دے دیا گیا۔

پتے مطلوب ہیں

نظارت ہذا کو مکرم شاہ احمد رضا ریٹائرڈ ہیڈ کانسٹیبل آف جبلپور (JUBBULPUR) اور مکرم محمد شریف آف کٹک کے موجودہ پتے کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کا مکمل پتہ معلوم ہو یا وہ خود اعلان ہذا پڑھیں تو مہربانی فرما کر نظارت بیت المال کو مطلع فرما دیں۔ ممنون ہوں گا۔ (ناظر بیت المال قادیان)

درخواست دعا۔ ہمارے مخلص دوست مکرم صدیق ابریل صاحب آف موگال رمنگلہ جو جماعت اور سلسلہ کے لئے ایک مفید اور کارآمد وجود ہیں ان کا جائیداد کا مقدمہ ہائیکورٹ میں ہے اور اپیل کے مرحلہ میں ہے۔ دوست ان کے لئے دعا فرمائیں۔

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

نئی دہلی ۔ ۱۵ ستمبر۔ آج لوک سبھا میں وزیر داخلہ پنڈت پنت نے ایک بل پیش کیا جس کا مقصد فحش لٹریچر کی اشاعت کو روکنا ہے۔ بل کے اغراض و مقاصد کے بیان میں کہا گیا ہے کہ ایسی بہت سی باتصویر کتابیں جو "سنسنی خیز کتابوں" کے نام سے موسوم ہیں ہندوستان میں درآمد کی جاتی ہیں۔ جن میں جرائم، تشدد اور دوسری برائیوں سے متعلق کہانیوں کو بڑھا چڑھا کر بیان کیا جاتا ہے اس قسم کے لٹریچر کی اشاعت سے بچوں میں خصوصیت کے ساتھ سماج دشمن رجحانات کی ہمت افزائی ہوتی ہے۔ اور نوجوانوں پر نقصان دہ اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جہاں تک ہندوستان میں اس قسم کے باتصویر لٹریچر کی درآمد کا تعلق ہے اس کو تو کسٹم کے قوانین کے تحت پہلے ہی روک دیا گیا ہے۔ اب اس بل کے ذریعہ خود اندرون ملک اس قسم کے لٹریچر کو یا جو پہلے سے موجود ہے ممنوع قرار دینے کے سلسلہ میں اقدام کیا جا رہا ہے۔

کٹک ۔ ۱۵ ستمبر۔ حکومت اڑیسہ نے ایک پریس نوٹ میں بتایا ہے کہ کٹک سے ۵۰ میل شمال میں واقع مہانذی کے سیلاب سے متاثرہ علاقہ جیپور میں وبائی امراض پھوٹ پڑے ہیں۔

برہمنی ندی کے سیلاب زدہ علاقہ جینا پور میں لوگ ہیضہ، ملیریا، کھانسی اور دوسری بیماریوں میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اس علاقہ میں طبی امداد روانہ کی جا چکی ہے۔ غیر معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مہانذی اور برہمنی ندی کے سیلاب کی وجہ سے مزید آٹھ اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور اب مرنے والوں کی تعداد ۲۷ ہو گئی ہے

لکھنؤ ۔ ۱۵ ستمبر۔ کل یو۔پی کونسل میں متفقہ طور پر ایک قرارداد پاس کی گئی۔ صنعتی ڈیپارٹمنٹ کو اختیار دیا گیا کہ وہ معمہ اور ایسی ہی دوسری چیزوں پر کنٹرول کرنے کے سلسلہ میں قانون پاس کرے۔

یہاں پر یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ لوک سبھا میں اسی ہفتہ اس سلسلہ میں ایک بل پیش بھی کیا جا چکا ہے۔ مذکورہ بالا قرارداد ریاست کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر سمپورنانند نے پیش کی۔ اور ایوان کے ہر طبقہ کی طرف سے اس کی پوری پوری حمایت کی گئی۔

ایوان میں اپوزیشن لیڈر مسٹر گورو نرائن نے قرارداد کی حمایت کی اور کہا کہ ان معموں میں صلاحیت کا کوئی سوال نہیں۔ یہ ایک کھلے قسم کا جوا ہے۔ مسٹر بی۔ سی آزاد (کانگریس) نے کہا کہ زیادہ تر اخباروں نے معمے جاری کر رکھے ہیں۔ ان کی کوئی سیاسی اور اخلاقی اہمیت نہیں ہے ان پر فوراً پابندی لگا دی جائے۔

سری نگر ۔ ۱۵ ستمبر۔ حکومت کشمیر کے محکمہ سیر و سیاحت نے کشمیر میں سیاحوں کی آمد و رفت کی رفتار تیز کرنے اور قیام کرنے والے سیاحوں کو زیادہ سے زیادہ آرام بہم پہنچانے کی غرض سے کارڈ سسٹم کا طریقہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

حکومت نے محکموں اور ایجنسیوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ کارڈ رکھنے والوں کو زیادہ سے زیادہ آسانیاں بہم پہنچائی جائیں۔

دہلی ۔ ۱۵ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند اس سوال پر غور و خوض کر رہی ہے کہ ہندوستان کے علاقائی سمندر کو تین میل سے وسعت دے کر بارہ میل کر دیا جائے وزیر اعظم اس سلسلہ میں راج سبھا میں وقفہ سوالات کے دوران اشارہ کر چکے ہیں۔ ہندوستانی علاقائی سمندروں میں توسیع صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر راجندر پرشاد کے حال ہی کے اس اعلان کے بعد کی جا رہی ہے۔ کہ علاقائی سمندروں پر ہندوستان کو خود مختاری حاصل ہے

تہران ۔ ۱۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ شاہ ایران نے آئندہ سال فروری میں دلی آنے کا سرکاری دعوت نامہ منظور کر لیا ہے۔ ہندوستان آنے سے قبل شاہ موصوف روس کا دورہ کرنے کے لئے صدر روس کی دعوت پر ماسکو جائیں گے۔

نئی دہلی ۔ ۱۴ ستمبر۔ حکومت ہند نے ریلوے کرپشن انکوائری کمیٹی کی ۱۰۲ سفارشات میں سے ۲۹ سفارشات منظور کر لی ہیں۔ باقی زیر غور ہیں۔ حکومت ہند ریلوے میں کرپشن (رشوت ستانی وغیرہ) کو ختم کرنے اور بلا ٹکٹ سفر کی روک تھام [illegible] کرے گی۔

وزارت ریلوے نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ریلوں سے متعلق پبلک مفاد کے معاملات پر مشورہ دینے کے لئے تمام ڈویژنل ہیڈ کوارٹروں اور اہم صنعتی مرکزوں میں مشاورتی کمیٹیاں مقرر کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ ریلوے ملازمین کی یونینوں سے بھی کہا گیا ہے کہ کرپشن کے انسداد میں مدد دیں۔ جو سفارشات منظور کی گئی ہیں ان میں ناشتہ اور کھانے کے نظام کو بہتر بنانے اور گاڑیوں میں سادہ لباس میں ٹکٹ چیکر مقرر کرنے کی تجویزیں بھی شامل ہیں۔

نئی دہلی ۔ ۱۷ ستمبر۔ آج وزیر اعظم شری نہرو نے لوک سبھا میں اعلان کیا کہ آنے والے موسم سرما میں بھارت میں بہت سے غیر ملکی عمائدین تشریف لا رہے ہیں۔ ان میں روسی وزیر اعظم مارشل بلگانن۔ شاہ ایتھوپیا ہیل سلاسی۔ شاہ سعودی عرب۔ شاہ ایران۔ انڈونیشیا کے نائب صدر۔ کینیڈا کے وزیر خارجہ۔ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ اور جرمنی کے وائس چانسلر شامل ہیں۔ شری نہرو نے کہا کہ مارشل بلگانن کے ساتھ ان کے چند سرکردہ ساتھی بھی ہوں گے

شیلانگ ۔ ۱۸ ستمبر۔ حد بندی کمیشن کی رپورٹ شائع ہونے میں اب صرف ۱۱ دن باقی رہ گئے ہیں اور امن عامہ میں امکانی خلل کو روکنے کیلئے وسیع پیمانہ پر حفاظتی انتظامات کئے جا رہے ہیں مرکزی وزارت داخلہ نے چند د... بائی سرکاروں کو خبردار کر دیا ہے۔ اور انہیں احتیاطی اقدامات سخت کرنے کی ہدایت کی ہے۔

بیونس آیرس ۔ ۱۸ ارجنٹائن سرکار نے اعلان کیا ہے کہ سرکاری فوجوں نے کارڈوبا شہر پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ اور باغی فوجوں کے کمانڈر لوچرا اپنے ساتھیوں سمیت شہر چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں۔ باغیوں نے کارڈوبا پر گذشتہ شکروار قبضہ کیا تھا۔

بمبئی ۔ ۱۸ ستمبر۔ بمبئی کے پرجا سوشلسٹ حلقوں نے انکشاف کیا ہے کہ پرجا سوشلسٹ لیڈر شری جے پرکاش نارائن پھر سے سیاست میں آنے والے ہیں۔ انہوں نے پرجا سوشلسٹ پارٹی کی ایگزیکیٹو کمیٹی سے اس مطلب کی یقین دہانی حاصل کر لی ہے کہ انہیں پارٹی کی از سر نو تنظیم کے معاملہ میں پوری پوری آزادی ہوگی۔

امرتسر ۔ ۱۸ ستمبر۔ امرتسر مارکیٹ میں اس ہفتہ ہل میڈ کپڑے کے بازار کی حالت اچھی رہی۔ ۲۸۸۴ گانٹھیں باہر سے آئیں اور ۲۴۰۰ گانٹھوں کی بکری ہو گئی۔ بازار میں ہفتہ کے آخر میں پچاس لاکھ روپیہ مالیت کا سٹاک رہ گیا۔

ماسکو ۔ ۱۸ ستمبر۔ یہاں کے ایک رسالہ "ماڈرن ٹائمز" میں ہندوستان کے مشہور ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر بھابھا کا انٹرویو شائع ہوا جس میں کہا گیا ہے کہ ہندوستانی سائنس دانوں نے ایٹمی انرجی کے میدان میں زبردست ترقی کی ہے۔ ڈاکٹر بھابھا نے مزید کہا ہے ہندوستان ایٹمی توانائی کے متعلق لا تجرباتی پلانٹ اپریل ۱۹۵۶ء تک قائم کرے گا۔ ایٹمی توانائی سے بجلی تیار کرنے کے لئے استعمال کرنے میں کافی مدت لگے گی۔

نئی دہلی ۔ ۱۸ ستمبر۔ ریلوے بورڈ نے دسہرہ۔ دیوالی اور کرسمس کی تعطیلات کے دوران میں ملک کی ساتوں ریلوں پر پہلے دوسرے اور تیسرے درجوں کے رعایتی واپسی ٹکٹ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ماسکو ۔ ۱۸ ستمبر۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ روس نے "پورکالا" کا بحری اڈہ فن لینڈ کو واپس کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ بحری اڈہ فن لینڈ کے علاقہ میں ہے۔ اور اس پر ۱۹۴۷ء سے روس کا قبضہ چلا آتا ہے۔

دین کا نصف حصہ

... اس زمانہ میں خصوصاً اور ویسے عموماً مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے اپنی ابتداء میں ہی جو صفت متقیوں کی بیان فرمائی ہے۔ اس میں ان کی ذمہ داریوں کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ الذین یقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنا ھم ینفقون۔ یعنی متقی تو وہ ہیں۔ جو ایک طرف تو خدا کی محبت میں اس کی عبادت بجا لاتے ہیں۔ اور دوسری طرف اپنے خدا داد رزق سے دین کی خدمت میں خرچ کرتے ہیں۔ اس اہم آیت میں گویا دینی فرائض کا پچاس فیصدی حصہ انفاق فی سبیل اللہ کو قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے جہاں اعمال صالحہ کی تلقین فرمائی ہے۔ وہاں ہر مقام پر لازماً صلوٰۃ اور زکوٰۃ کو خاص طور پر نمایاں کر کے بیان کیا ہے۔

اسی طرح موجودہ زمانہ میں چندوں کی اہمیت اس بات سے بھی ثابت ہے۔ کہ جہاں خدا تعالےٰ نے سورۂ کہف میں ذوالقرنین کا ذکر فرمایا ہے۔ وہاں اس کی زبان سے یہ الفاظ کہلوائے ہیں۔ کہ اٰتونی زبر الحدید۔ یعنی اے لوگو مجھے دھات کے ٹکڑے لا دو۔ تا میں تمہارے مخالفوں کے حملہ کے خلاف ایک دیوار کھڑی کر دوں۔ اس جگہ استعارہ کے طور پر دھات کے ٹکڑوں سے مراد چاندی سونے کے سکے ہیں۔ جو دین کے کاموں کو چلانے کے لئے ضروری ہیں۔ اور سب دوست جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صراحت فرمائی ہے۔ کہ بے شک گذشتہ زمانہ میں بھی کوئی ذوالقرنین گذرا ہوگا۔ مگر اس زمانہ میں پیشگوئی کے رنگ میں ذوالقرنین سے مسیح موعود یعنی میں خود مراد ہوں۔ جو دجالی فتنوں اور طاقتوں کا مقابلہ کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ اسی لئے آپ نے چندوں کے بارے میں اتنی تاکید فرمائی ہے۔ کہ ایک اشتہار کے ذریعہ اعلان فرمایا۔ کہ جو شخص احمدیت کا عہد باندھ کر تین ماہ تک سلسلہ کی خدمت کے لئے کوئی چندہ نہیں دیتا۔ اس کا نام بیعت کنندگان کے رجسٹر سے کاٹ دیا جائے گا۔

از حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب (ناظر بیت المال قادیان)